تمام گناہوں سے کنارہ (توبہ) کرو

سورۃ الانعام 120:6

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام علیکم

متمنی ہوں کہ اللہ کا اطمینان آپ پر ہو اور آپکی زندگی کی راہ نمائی کرے۔ ہمارا عنوان شریعۃ اللہ یعنی احکام عشرہ (دس احکام) ہے۔ اکثر لوگ آج کہتے ہیں کہ اللہ کا کوئی قانون نہیں ہے۔ مومنین میں سے بھی اکثر یہی سوال کرتے ہیں۔ کہ شریعۃ اللہ یعنی احکام عشرہ (دس احکام) آج کے انسانوں پر لاگو نہیں ہیں۔ کیا بنی نوع انسان قانون اور شریعت کے بغیر رہ سکتے ہیں؟

الامہ بدون الشریعہ (قانون کے بغیر امت)

فرض کریں کہ تمام اقوامِ عالم قانون کو پسِ پشت ڈال دیتے ہیں اور ہر آدمی اپنی مرضی کا مالک ہے۔ کیا ہم ایسی قوم کا تصور کر سکتے ہیں مثلاً ٹریفک قوانین یا تمام افسران کو اس قانون لاگو کرنے پر چھٹی دیدی جائے۔ کیا یہ ایک عظیم اجارہ داری نہ ہوگی؟ کبھی بھی کچھ بھی محفوظ نہ ہوگا حتیٰ کہ زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ بلا احترام چور دوسروں کی اشیاء چرالے جائیں گے اور بلاشبہ ایسی اجیرن زندگی بعید از تخیل ہے۔ تصور کریں کہ اگر میں بتوں کی پوجا کروں تو خداوند ضرور خفا ہوگا، یا چوری کرنا صحیح ہے، یا میں اپنے پڑوسی سے جھوٹ بولتا ہوں، اور اس سے بھی بدتر کہ میں اسکی بیوی یا اسکی قیمتی اشیاء لے لوں۔ یقیناً ایسا معاشرہ جلدی تباہ ہو جائے گا۔

دوستو! کیا انسانی ذہن میں کبھی یہ خیال آیا ہے کہ اس دنیا میں مصائب و مشکلات کی وجہ شریعت اللہ یعنی احکامِ عشرہ سے دور جانا ہے جو کہ توریت (عہدِ عتیق خروج 20 باب) میں مرقوم ہیں۔

"اسی کو زور سے پکڑو اور جو تمھیں حکم ہوتا ہے اسکو سنو۔۔۔" سورۃ البقرہ 93:2 میں شریعت اللہ (خداوندی) کی یاد دہانی کرائی گئی ہے۔ اگر اسکا مطلب احکامِ عشرہ ہی ہیں تو کیا قرآن مجید اپنے قاریوں کو ان احکام کو ماننے کی تعلیم بھی دے گا؟ جب حضرت محمد کی اپنی حیات میں اس قانون کی خلاف ورزی ہوئی تو کیا کفر نہ ہوگا؟ کیا اس وقت ہم اپنے آپ صدقِ دل سے وفا کر کے **"ہاں"** کہہ سکتے ہیں؟ قرآن مجید میں اس شریعت کی مخالفت کا یوں لکھا ہے کہ تمام گناہوں سے کنارہ (توبہ) کرو۔ سورۃ الانعام آیت 120 **"آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔"**

عہدِ قدیم کے اہلِ مشرق اس قانون کے معانی سے بخوبی واقف تھے۔ توریت (عہدِ عتیق) میں انکی ایک شناخت ہے۔ توریت (عہدِ عتیق) ایوب 1:1 میں ایک شخص ایوب کا تذکرہ ہے۔ توریت (عہدِ عتیق) ایوب 3:1 میں بتایا گیا ہے کہ اہلِ مشرق میں وہ سب سے معزز شخص تھا۔ اگر اس شخص کی تربیت نہ ہوتی تو اسے گناہ کی شناخت کیسے ہوتی جب تک اسے شریعت اللہ یعنی احکامِ عشرہ کا علم نہ ہوتا تو یقیناً اسے گناہ کی پہچان نہ ہوتی۔ ہمیں بھی گناہ کا علم نہیں ہوتا جب تک کہ ہم بھی شریعت خداوندی کا بغور مطالعہ نہیں کرتے۔ گناہ کی تشریح کیسے کی جائے؟ اسکو سمجھنے کے لئے ہمیں احکامِ عشرہ یعنی شریعت خداوندی کی ضرورت ہے۔

1 یوحنا 4:3 ''جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔''

شریعت بنی نوع انسان کی خوشنودی کے لئے ہے۔ ہماری دنیا کسقدر پُر امن اور خوش ہوتی اگر انسان ہر جگہ اسی قانون کو مانتا۔ ایسا کرنے سے اللہ بھی خوش ہوتا، ہر ایک کی جائیداد اور زندگی محفوظ ہوتی۔ اگر اللہ کے انہی دس احکام کو مانا جاتا تو ہمارا معاشرہ کہیں احسن تر ہوتا۔

اللہ (خدا) کے خاص دس احکام

اگر قاری اللہ کے دیئے گئے احکامِ عشرہ سے واقف ہے تو ہم مختصراً اس شریعت کا تذکرہ کریں گے جو آسمانی خداوند کیطرف سے عطا کئے گئے تھے جو کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ ہمیں بخوبی علم ہے کہ زمانہ قدیم میں کوہِ سینا کی بلند پہاڑیوں پر حضرت موسٰی کو یہ قانون (شریعت) دیئے گئے۔ توریت (عہدِ عتیق) پیدائش 5:26 میں مرقوم ہے۔ **"اِسلئے کہ ابرؔہام نے میری بات مانی اور میری نصیحت اور میرے حُکموں اور قوانین و آئین پر عمل کیا۔"**

یہاں پر ہم دیکھتے ہیں کہ زمانہِ قدیم میں بھی خداوند سے وفادار اور اس کے احکام کا احترام کرنے اور ماننے والی ایک شخصیت تھی۔ کیا ابراہیم کے نمونے کی تقلید نہیں کرنی چاہیے جسے **''امام الامم'' یعنی قوموں کا امام** کے لقب سے نوازہ گیا ہے؟ سورۃ البقرہ 124:3 چونکہ انسان اللہ کی شریعت کو فراموش کر چکا ہے اس لئے اللہ نے یاددہانی کے لیے احکامِ عشرہ کوہِ سینا پر حضرت موسٰی کو دیئے۔ انسانی ذہن پر اسکی اہمیت ثابت کرنے کے لئے اللہ نے پتھر کی دو لوحوں پر لکھے۔ جیسا کہ توریت (عہدِ عتیق) خروج 1:20-17 میں مرقوم ہیں۔ "اور خُدا نے یہ سب باتیں فرمائیں کہ۔ خُداوند تیرا خُدا جو تجھے ملک مصرؔ سے اور غلامی کے گھر سے نِکال لایا میں ہوں

1۔ میرے حضور تُو غیر معبودوں کو نہ ماننا۔

2۔ تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہُوئی مُورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صُورت بنانا جو اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تو اُنکے آگے سجدہ نہ کرنا اور نہ اُنکی عبادت کرنا کیونکہ میں خُداوند تیرا خُدا ہوں اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں اُنکی اَولاد کو تیسری اور چوتھی پُشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔ اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے اور میرے حُکموں کو مانتے ہیں رحم کرتا ہوں۔

3۔ تُو خُداوند اپنے خُدا کا نام بے فائدہ نہ لینا کیونکہ جو اُسکا نام بے فائدہ لیتا ہے خُداوند اُسے بے گناہ نہ ٹھہرائیگا۔

4۔ یاد کر کے تُو سبت کا دِن پاک ماننا۔ چھ دِن تک تُو محنت کر کے اپنا سارا کام کاج کرنا لیکن ساتواں دِن خُداوند تیرے خُدا کا سبت ہے اُس میں نہ تُو کوئی کام کرے نہ تیرا بیٹا نہ تیری بیٹی نہ تیرا غُلام نہ تیری لونڈی نہ تیرا چوپایہ نہ کوئی مُسافر جو تیرے ہاں تیرے پھاٹکوں کے اندر ہو۔ کیونکہ خُداوند نے چھ دِن میں آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کُچھ اُن میں ہے وہ سب بنایا اور ساتویں دِن آرام کیا۔ اِسلئے خداوند نے سبت کے دِن کو برکت دی اور اُسے مقدّس ٹھہرایا۔

5۔ تُو اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا تاکہ تیری عُمر اُس مُلک میں جو خُداوند تیرا خُدا تجھے دیتا ہے دراز ہو۔

6۔ تُو خون نہ کرنا۔

7۔ تُو زِنا نہ کرنا۔

8۔ تُو چوری نہ کرنا۔

9۔ تُو اپنے پڑوسی کے خلاف جُھوٹی گواہی نہ دینا۔

10۔ تُو اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ تُو اپنے پڑوسی کی بیوی کا لالچ نہ کرنا اور نہ اُسکے غُلام اور اُسکی لونڈی اور اُسکے بَیل اور گدھے کا اور نہ اپنے پڑوسی کی کسی اور چیز کا لالچ کرنا۔

یوں خداوند کے احکام کا مختصر اختتام ہوا جو کہ استثنا 5:6-21 میں بھی قلمبند ہیں اور انجیل (بائبل مقدس) میں جگہ بجگہ مندرج ہیں۔

اللہ کی طرف سے معافی

ہمارے ذہنوں اور دلوں میں اکثر یہ سوال ہوتا ہے "اگر انسان گناہ کرے تو کیا ہوتا ہے؟" کیا اللہ اسے معاف کرتا ہے؟ سلسہ نمبر 34 بعوان "گناہوں کی معافی کے لئے اللہ کی محبت"۔ اگر کوئی شخص گناہ کر کے اسکی معافی کا طلبگار ہو تو اللہ نے اسے معاف کرنے کا عہد کیا ہے لیکن جب ہم معافی طلب کرتے ہیں تو اس گناہ کو ترک کرنے کے لئے بھی راضی اور تیار ہونا چاہیے۔ اللہ (خدا) گناہ معاف کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں ایسا دردبھرا دل بھی عطا کرے گا کہ ہم آئندہ گناہ میں ملوث نہ ہوں۔

انجیل (عہدِ جدید) اعمال 5:13 **"لیکن اوروں میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ ان میں جا ملے مگر لوگ انکی بڑائی کرتے تھے۔"**

گناہوں کی معافی صرف عیسٰی المسیح (یسوع المسیح) کے وسیلہ ہی سے ممکن ہے جو اللہ کا مرسل جو بنی نوع انسان کے گناہوں کے لئے فدیہ ٹھہرا جو اللہ کی طرف سے عقدِ عظیم ہے۔ کاشکہ ہم اس تحفہ کو قبول کریں۔ اور اللہ کے مرسل کو رد نہ کریں۔ یہ اہم نکات (مرکزی خیال) ہمیں ہرگز بھولنا نہیں چاہیے۔ گناہوں کی معافی صرف عیسٰی المسیح (یسوع المسیح) کے وسیلہ ہی سے ممکن ہے۔

عیسٰی المسیح (یسوع المسیح) ہمیں قوت عطا کرتا ہے

توریت (عہدِ عتیق) ایوب 1:10 میں بیان کیا گیا ہے کہ اس نے یہ سب کیسے کیا؟ انسان ہر برائی ترک کر سکتا ہے؟ کیا یہ انسان کی اپنی قوت ہے؟ کیا انسان فقط اپنی قوت سے موثر طریقہ سے ابلیس (شیطان) پر قابو پا سکتا ہے؟

توریت (عہدِ عتیق) یرمیاہ 17:5 **"خداوند یوں فرماتا ہے کہ ملعون ہے وہ آدمی جو انسان پر توکل کرتا ہے اور بشر کو اپنا بازو جانتا ہے اور جسکا دل خداوند سے برگشتہ ہے۔"**

انسان بذاتِ خود ناکام ہے۔ اپنی ذات پر تکیہ کرنا بے فائدہ ہے۔ کسی دوسری ذات پر بھروسہ کریں جو اس شکستہ حالی میں ہماری مدد کرے۔ صرف اور صرف اللہ (خدا) کے مرسل عیسٰی المسیح (یسوع المسیح) یعنی ہمارے مددگار کی طرف نگاہیں جمانے ہی سے ہو سکتا ہے۔

انجیل (عہدِ جدید) یوحنا 12:1 **"لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اسکے نام پر ایمان لاتے ہیں۔"**

کیا ہمیں یہ قوت درکار نہیں؟ اپنی گناہ آلودہ زندگیوں کے لئے قوت۔ اچھے کام کرنے کے لئے قوت۔ عزیز اللہ، بغور سنیں کہ یہ قوت ہمیں

فقط اور فقط عیسیٰ المسیح (یسوع المسیح) کے ذریعہ مل سکتی ہے۔

انجیل (عہدِ جدید) یوحنا 9:1 ’’حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔‘‘

سورۃ ہُود آیت 52 "اور اے قوم! اپنے پروردگار سے بخشش مانگو پھر اسکے آگے توبہ کرو وہ تم پر آسمان سے موسلا دھار مینہ برسایگا۔ اور تمھاری طاقت

پر طاقت بڑھایگا۔ اور دیکھو گنہگار بن کر روگردانی نہ کرو۔"

R.M. Harnisch

Series no. 09

www.salahallah.com

www.allahshanif.com